رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

295

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل روزنامہ قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر۔ غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۲ | مورخہ ۹ محرم سنہ ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۳۸

حادثہ کراچی کے متعلق گورنمنٹ بمبئی کا بیان

آخر گورنمنٹ بمبئی نے اپنا وہ بیان شائع کر دیا۔ جو حادثہ کراچی میں حکام کے طریق عمل کو جائز اور ضروری قرار دینے کے لئے مرتب کیا جا رہا تھا۔ یہ بیان ان تمام امور پر مشتمل ہے۔ جو اس سانحہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان تمام پہلوؤں پر حاوی ہے جو زیر بحث لائے جا سکتے ہیں۔ اس حادثہ کے متعلق سب سے پہلا اور سب سے اہم سوال یہ سامنے آتا تھا۔ کہ جب حکام کو معلوم تھا کہ عبد القیوم کو پھانسی کی سزا ملنے۔ اور پریوی کونسل تک اس کے بحال رہنے کی وجہ سے کراچی کے مسلمانوں میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔ اور وہ چند ہی روز قبل جیل کے سامنے مظاہرہ بھی کر چکے تھے۔ جسے منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کرنا پڑا تھا۔ تو پھر انہوں نے ایسا انتظام کیوں نہ کیا۔ کہ عبد القیوم کی لاش پر اس قدر ہجوم نہ ہونے پاتا۔ جسے کنٹرول میں رکھنا مشکل ہو جاتا ؞

سرکاری بیان میں اس کا جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ "چونکہ کراچی کے اردگرد کوئی دیوار نہیں۔ اور دریائے لیاری جس کے پار وہ قبرستان واقع ہے۔ جہاں عبد القیوم کی لاش دفن کرنے کے لئے پہنچائی گئی تھی (؟) کو دو میل کی لمبائی تک کسی بھی مقام سے باسانی عبور کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے پولیس مسلمانوں کو شہر سے نکل کر قبرستان کی طرف آنے سے روک نہ سکی ؞"

بے شک ہجوم کو روکنے میں یہ ایک بہت بڑی دقت تھی۔ لیکن اگر حکام اس سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرتے۔ اور دو میل کی لمبائی میں بعض مقامات پر ہی ہجوم کو روکتے تو بہت کچھ کامیابی ہو سکتی تھی۔ اور اگر باوجود کوشش کرنے کے انہیں کامیابی نہ ہوتی۔ تو ان کا پہلو بہت مضبوط سمجھا جا سکتا تھا۔ لیکن بیان میں اس قسم کی کوشش کا کوئی پتہ نہیں ملتا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس طرف یہ سمجھ کر توجہ نہ کی گئی۔ کہ ہجوم میں تمام کے تمام مسلمان ہی ہو سکتے تھے۔ اور اس وجہ سے کسی قسم کے فساد کا خدشہ نہ تھا۔ چنانچہ بیان میں یہ کہا بھی گیا ہے۔ کہ قبرستان میں "ہجوم خواہ کس قدر بڑا کیوں نہ ہوتا۔ اس میں تمام کے تمام مسلمان ہی ہو سکتے تھے۔ اور وہ بھی شہر سے کافی فاصلہ پر۔ اس جگہ وہ ہجوم چاہے کسی طرح کے مظاہرے کرتا۔ لیکن جب تک وہ جلوس کی صورت میں لاش کو لے کر شہر میں داخل نہ ہوتا۔ فساد کا خطرہ نہ تھا" ؞

باقی رہا یہ امر کہ جب دیکھا گیا تھا۔ کہ ہجوم لاش کو جلوس کی صورت میں لے جانا چاہتا ہے تو اسی وقت اسے کیوں نہ روک دیا گیا۔ اس کے متعلق بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے جذبات کا پاس کرتے ہوئے قبرستان میں طاقت کا استعمال موزون نہ سمجھا گیا۔ اور یہ پہلے سے طے کر لیا گیا تھا۔ کہ اگر ضرورت بھی پڑے۔ تو قبرستان میں پولیس سے کام نہ لیا جائے۔ بہرحال قبرستان میں کسی ہجوم کو طاقت کے ذریعہ منتشر کرنا کسی طرح مناسب نہ سمجھا گیا ؞

ہمارے نزدیک یہ فیصلہ بے شک دور اندیشی۔ اور ہوشمندی پر مبنی تھا۔ لیکن لاش کے دفن ہو جانے۔ اور ہجوم کے منتشر ہو جانے سے قبل افسروں اور پولیس کا قبرستان سے چلا آنا کسی طرح مناسب نہ تھا۔ ان کی موجودگی یقیناً مفید ثابت ہوتی۔ اور شورش پسند عنصر اس قدر نمایاں نہ ہو سکتا۔ جتنا کہ پولیس اور حکام کے چلے آنے کے بعد ہوا۔ بہرحال سرکاری بیان کی بنا پر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ شورش پسند طبقہ نے پولیس کی طرف سے کسی قسم کی مزاحمت نہ ہونے۔ اور موقعہ پر سے ان کے چلے جانے سے غلط نتیجہ اخذ کیا۔ اور باوجود ایک طبقہ کے منع کرنے کے لاش کو قبر سے نکال کر جبکہ قبر میں مٹی نہیں ڈالی گئی تھی۔ جلوس میں شہر کی طرف لے جانے کی کوشش کی۔ اور لاش کو میوہ شاہ کے مقبرہ کے نزدیک جو شہر کو جانے والی سڑک کے قریب ہے لے آئے۔ اور قبرستان کی طرف مڑنے کی بجائے شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ جب حکام کو یہ اطلاع پہونچی۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ ہجوم کو اس پہلے مقام پر روکا جائے جہاں روکا جانا مؤثر ثابت ہو۔ آخر جہاں روکنے کا انتظام کیا گیا۔ وہاں جب افسروں کی ایک کار ہجوم کے اگلے سرے پر پہونچ گئی۔ تو بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہجوم نے کار کو گھیر لیا۔ اور اس پر پتھر برسائے۔ جس سے کار کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ایک پولیس سارجنٹ جو کار سے باہر نکلا اس کو پتھروں اور لاٹھیوں سے زخمی کر دیا گیا۔ ایسی حالت میں گولی چلا کر ہجوم کو منتشر کرنا ضروری سمجھا گیا ؞

ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ ایک تو ہجوم جلوس کو شہر میں لے جانا چاہتا تھا۔ اور دوسرے جب اسے روکنے کی کوشش کی گئی۔ تو وہ پُرامن نہ رہا۔ بلکہ تشدد پر اُتر آیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ وہ اگرچہ نہایت ہی رنجیدہ۔ اور افسوسناک ہے۔ لیکن اس کا وقوع پذیر ہونا ناگزیر معلوم ہوتا ہے۔ اور اس حادثہ کی ساری ذمہ داری اس شورش پسند عنصر پر عائد ہوتی ہے۔ جس نے اس قسم کے حالات پیدا کر دیئے جب جنازہ قبرستان میں پہونچ چکا تھا۔ اور وہاں مسلمانوں کے جمع ہونے میں حکام نے کسی قسم کی مزاحمت نہیں کی تھی۔ تو پھر لاش کو جلوس کے ساتھ شہر کی طرف لانے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ اس وقت حکام اگر مزاحم نہ ہو سکتے۔ تو یقیناً ایسا فساد رونما ہو جاتا جس میں بہت زیادہ جان و مال کا اتلاف ہوتا ؞

اس حادثہ کے مقتولین۔ اور مجروحین کے متعلق اگرچہ سرکاری بیان میں اظہار افسوس و رنج کیا گیا ہے۔ لیکن حکومت کو اس سے آگے قدم بڑھا کر ان تباہ حال خاندانوں کی مالی امداد کرنی چاہیئے۔ جن کے افراد مارے گئے۔ یا بے کار ہو گئے ہیں۔ اور خاص کر ان مقتولین کے ورثا کی ضرور اشک شوئی کرنی چاہیئے۔ جو محض حادثہ کے قریب بود و باش رکھنے کی وجہ سے گولیوں کی زد میں آ گئے اسی طرح مسلمانوں کو بھی چاہیئے۔ کہ کراچی کے مصیبت زدہ مسلمانوں کی امداد کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ اور ان کی خبر گیری کے لئے باقاعدہ انتظام کریں۔ ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو مقتولین و مجروحین کراچی کے ساتھ جو ہمدردی ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ ہر شخص ان کی امداد کرنا ضروری سمجھیگا۔ ضرورت باقاعدہ انتظام کی ہے ؞

مجلس مشاورت کے نمائندگان کا قومی اور ملی فرض

جماعت احمدیہ کے خلاف جو شورش انگیزی اور فتنہ خیزی ان دنوں کی جا رہی ہے۔ ہر احمدی پر روشن ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت کی کشتی کو اس طوفان میں سے نہ صرف صحیح سلامت گذار رہے ہیں بلکہ کامرانی کا جھنڈا لہرانے کیلئے بیش از پیش انتظامات فرما رہے ہیں ان سے جماعت کا ہر ایک فرد جنگ آگاہ نہ ہو جنگ حضور کا ایک ایک لفظ جماعت احمدیہ کے چھوٹے بڑے مرد عورت کے کانوں تک نہ پہنچے۔ اسوقت تک جماعت نہ درپیش آمدہ خطرات سے آگاہ ہو سکتی ہے اور نہ کامیابی کا منہ دیکھ سکتی ہے۔ اور چونکہ حضور کی آواز جماعت تک پہنچنے کا ذریعہ الفضل ہے۔ اس لئے مجلس مشاورت کے معزز نمائندگان فیصلہ کر کے آئیں۔ کہ الفضل کی اشاعت کا جو قومی اور ملی فرض ان پر عائد ہوتا ہے۔ اس کی ادائیگی کے لئے انہوں نے کیا کیا۔ ان کی جماعت کے جو دوست اخبار خرید سکتے ہوں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ انہیں خریداری پر آمادہ کرنے کے علاوہ اپنے ہاں الفضل کی ایجنسی کے لئے بھی خاطر خواہ انتظام کر کے آئیں۔ اور دفتر الفضل میں تشریف لا کر اپنی کوشش اور سعی کے نتائج سے مطلع فرمائیں ؛

مجلس مشاورت میں شمولیت

اس سال مجلس مشاورت ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل کو منعقد ہوگی تمام احمدی جماعتوں کو اپنے بہترین نمائندے شرکت کیلئے ضرور بھیجنے چاہئیں۔ کیونکہ نہایت اہم اور ضروری معاملات پر غور و فکر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

نمائندگان مجلس مشاورت اپنے وعدہ کے ایفا سے مطلع کریں

نمائندگان مجلس مشاورت نے گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر سال میں کم از کم تین نئے اصحاب سلسلہ میں داخل کرنے کا عہد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے کیا تھا۔ مجلس مشاورت سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے کہاں تک اپنے اس عہد کو پورا کیا ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

انجمن احمدیہ لائلپور کا سالانہ جلسہ

۵ تا ۷ اپریل انجمن احمدیہ لائلپور کا سالانہ جلسہ گول باغ میں ہوا۔ ضلع کی جماعتیں بکثرت شامل ہوئیں۔ ان کے طعام و رہائش کا انتظام انجمن احمدیہ لائلپور کی طرف سے تھا۔

مجلس احرار لائلپور نے اشتہارات شائع کر کے پبلک کو جلسہ میں شامل ہونے سے روکنے کی انتہائی کوشش کی۔ مگر خدا تعالیٰ نے انہیں تمام کوششوں میں خائب و خاسر رکھا۔ بالعموم جلسہ کا وسیع پنڈال نہ صرف کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔ بلکہ سامعین کو باہر کھڑا رہنا پڑتا۔ اگرچہ بعض بد طبع احراری جلسہ گاہ سے باہر شور ڈالتے رہے۔ مگر شرفاء اور تعلیم یافتہ طبقہ جو جلسہ میں کثرت سے شامل ہوتا۔ ان حرکات کو نہایت نفرت اور ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا۔

۷ تاریخ کو گیانی واحد حسین صاحب کی تقریر "میں کیوں احمدی ہوا" کے موضوع پر تھی۔ ابھی مولوی جلال الدین صاحب شمس تقریر کر رہے تھے کہ سکھوں نے کھانا شروع کیا۔ گیانی صاحب تقریر کریں لیکن جب گیانی صاحب کو کھڑا کیا گیا تو سکھوں کے ایک طبقہ نے شور مچانا شروع کر دیا۔

یہ عجیب بات ہے۔ کہ آج کے اجلاس میں جس میں پولیس کا ایک بھی سپاہی موجود نہ تھا۔ حالانکہ باقی اجلاسوں میں پولیس کی گارد آخر وقت تک موجود رہتی۔ اس اجلاس میں پولیس کا موجود نہ ہونا جو نکہ اسکے رویہ کو ناقابل اعتماد ثابت کرتا ہے اور ہمیں دوسری قوموں کا ایک طبقہ تقریر شروع ہونے سے پہلے ہی بلا وجہ شور و شر پیدا کر رہا اور انکا رویہ اشتعال انگیز تھا اسلئے بطور پروٹسٹ گیانی صاحب کی تقریر نہ کرائی گئی۔ اور پولیس کے رویہ کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ (جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ لائلپور)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۰ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	پتہ
۱	رسول بی بی صاحبہ	ضلع سرگودھا
۲	حسن بی بی صاحبہ	" گورداسپور
۳	کریم بی بی صاحبہ	" ہوشیارپور
۴	امۃ العزیز "	" لاہور
۵	جنت بی بی "	ریاست پٹیالہ
۶	رحیم بی بی "	ضلع گورداسپور
۷	امۃ العزیز "	" گجرات
۸	فسیح بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۹	کرم شاہ صاحب	وزیرستان
۱۰	محمد حسین "	ضلع گجرات
۱۱	غلام محمد صاحب	" لاہور
۱۲	محمد بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ
۱۳	غفار شریف صاحب	بنگلور سٹی
۱۴	احمد صاحب	ریاست بہاولپور

اہم مقامات پر الفضل کی ایجنسیاں

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جس مقصد کے پیش نظر اخبار "الفضل" کو روزانہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور جس غرض کو پورا کرنے کے لئے اس قدر کثیر اخراجات برداشت کئے جا رہے ہیں۔ وہ اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک اخبار کی اشاعت نہایت وسیع نہ ہو۔ اور جب تک ان تمام لوگوں تک پہونچانے کی سعی نہ کی جائے۔ جو مخالف اخبارات کا مطالعہ کرتے اور ان کے جھوٹے اور زہر آلود پروپیگنڈا سے متاثر ہیں۔ پس حضور کا منشا ہے۔ کہ بڑے بڑے شہروں اور اہم مقامات پر "الفضل" کی اشاعت کے لئے باقاعدہ ایجنٹ مقرر کئے جائیں جو کاروباری اصول پر پوری کوشش اور محنت کے ساتھ کام کریں۔ ایسے لوگوں کو معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ بیکار نوجوانوں کے لئے آمدنی کی یہ ایک بہت اچھی صورت ہے۔ احباب کو چاہئے۔ کہ اس امر کا اپنے اپنے ہاں انتظام کر کے جلد اطلاع دیں۔ کہ کس قدر پرچے روزانہ ان کے ہاں بھیجے جائیں۔

اس سلسلہ میں بعض احباب کو خطوط بھی لکھے گئے ہیں۔ ان کی خدمت میں ابھی جواب کے لئے یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ (مینیجر)

دعائے مغفرت: میری بیوی گیارہ دن بیمار رہنے کے بعد ۷ اپریل کو فوت ہوگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے ؛ (خاکسار عبداللہ الہ بادی از بیگا ڈی)

خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

جن احباب کی طرف روزانہ اخبار کا اڑھائی روپیہ بقایا ہے۔ ان کے نام مئی کے پہلے ہفتہ میں وی۔ پی کئے جائینگے جس پر انہیں پانچ آنہ زائد ادا کرنے پڑینگے بہتر ہو۔ کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں یا اگر مجلس مشاورت کے موقعہ پر آنیوالے ہوں۔ تو خود دفتر میں جمع کرادیں۔ یا کسی دوست کے ذریعہ بھجوادیں امید ہے۔ کہ احباب اس کا خیال رکھینگے۔ اور وی پی کی انتظار میں نہ رہینگے۔ وی۔ پی سسٹم دفتر اور خریدار دونوں کے لئے نقصان رساں ہے۔

مجلس مشاورت پر آنیوالے احباب دفتر الفضل میں اپنے حسابات دیکھکر بقایاجات صاف فرمادیں ؛ (مینیجر)

غیر مبائعین کے پوسٹر کا جواب

اہل پیغام کے پوسٹر کا جواب جو ہماری طرف سے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ممبران تقویٰ سے کام لیں۔ تو فیصلہ آسانی سے ہو سکتا ہے" کے نام سے پوسٹر شائع ہو کر جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک اور پوسٹر شائع ہونے والا ہے۔ جتنی تعداد پہلے بھیجی گئی ہے۔ اس میں کمی بیشی کرنے کی ضرورت ہو۔ تو اطلاع دیں۔ ورنہ اتنی ہی تعداد ارسال ہوگی ؛

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

فلسطین میں یوم التبلیغ

غیر مسلموں کو سرگرمی سے تبلیغ اسلام کی گئی

مقامی حالات کے ماتحت ۱۰- مارچ کی بجائے ۲۴- مارچ کو "یوم تبلیغ" منایا گیا۔ اس موقعہ کے لئے علاوہ گزشتہ ٹریکٹوں کے ایک خاص ٹریکٹ "نداء المسیح المحمدی الی فناوسۃ العالم المسیحی" یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اشتہار "دعوت حق" ملحقہ حقیقۃ الوحی کا عربی ترجمہ طبع کیا گیا۔ اس دن مندرجہ بھائیوں کو مستثنےٰ کر کے ۳۶- دوستوں نے کما حقہٗ فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ دوستوں کو حسب ذیل دس گروہوں میں تقسیم کیا گیا۔ جو دن بھر حسب ذیل شہروں میں زبانی۔ اور ٹریکٹوں کے ذریعہ تبلیغ کرتے رہے:-

نمبر وفد	اسماء ممبران وفد	جس شہر میں تبلیغ کی گئی
وفد نمبر اول	(۱) الشیخ محمود صالح (۲) السید حامد صالح - (۳) السید کامل حسن	الناصرہ
وفد نمبر دوم	(۱) الشیخ احمد العودی - (۲) الشیخ حسین - (۳) عبد الجلیل	شفا عمرو
وفد نمبر سوم	(۱) الشیخ علی القزق (۲) السید عبد الرحمن (۳) الشیخ احمد المصری (۴) السید طہ القزق	عکا
وفد نمبر چہارم	(۱) الشیخ مصطفےٰ محمدؐ (۲) اسماعیل احمدؐ - (۳) موسے اسعد	عسفیا
وفد نمبر پنجم	(۱) الشیخ سلیم الربانی - (۲) السید خالد علی - (۳) السید محمدؐ احمدؐ	ترشیحا
وفد نمبر ششم الف	(۱) الشیخ صالح العودی - (۲) محمدؐ علی - (۳) رشید احمدؐ	حیفا
وفد نمبر ششم ب	(۱) الشیخ حسن - (۲) محمدؐ عبد اللہ - (۳) علی حسن -	"
وفد نمبر ششم ج	الشیخ مصطفےٰ الفہماوی -	"
وفد نمبر ہفتم	(۱) السید عبد القادر صالح - (۲) السید حسین علی (۳) السید عبد المالک (۴) السید نایف موسے - (۵) السید محمد الشیخ	یافا
وفد نمبر ہشتم	الشیخ عبد اللہ زیدان	جبل الکرمل
وفد نمبر نہم	(۱) السید خضر افندی القزق - (۲) السید صبحی افندی حسین القزق -	(۱) صفد (۲) کفرکنا (۳) طبریہ (۴) جبیدہ
وفد نمبر دہم	(۱) ابو العطاء الجالندھری (۲) السید محمدؐ صالح - (۳) الشیخ عبد الرحمن البرجاوی - (۴) السید ابراہیم علی	(۱) نابلس (۲) جنین

ان دس وفود نے مختلف مقامات پر تبلیغ کی۔ اور فلسطین کے شمالی حصہ میں عیسائی۔ اور یہودی اصحاب میں اسلام کی دعوت پہونچائی۔ اس دن ایک ہزار چھ سو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ان شہروں کو جاتے ہوئے راستوں میں بعض چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی پیغام حق پہونچایا گیا۔ عام طور پر لوگوں نے بخوشی ہماری باتوں کو سنا۔ اور ٹریکٹوں کو قبول کیا۔ صرف ایک مقام عسفیا میں ایک پادری نے زبان درازی کی۔ اور لوگوں کو اکسا کر ہمارے دوستوں کو وہاں سے نکال دیا۔

وفد نمبر نہم نے سارا فاصلہ اپنے موٹر سائیکل پر طے کیا۔ جو قریباً دو سو میل ہوتا ہے۔

نابلس میں خاکسار نے یہود کے قدیم فرقہ سامریہ کے رئیس۔ اور بعض دیگر ممبروں کو دعوت اسلام دی۔ اور چار گھنٹے تک مذہبی گفتگو جاری رہی۔ بہت سی باتوں کا انہوں نے اقرار کر لیا۔ اور مزید غور کرنے۔ بلکہ ہمارے مرکز میں آنے کا بھی وعدہ کیا۔ اس فرقہ کے دلچسپ حالات کے متعلق عنقریب ایک مضمون ہدیۂ قارئین ہوگا۔ انشاء اللہ۔

یوم التبلیغ کا خاص ٹریکٹ احمدیہ پریس میں چھاپا گیا تھا۔ علاوہ ازیں احباب نے اخراجات سفر پر اس دن قریباً چھ پاؤنڈ اپنی جیبوں سے خرچ کئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ غرض اس سال یوم التبلیغ نہایت شاندار طور پر منایا گیا۔ الحمد للہ۔ خاکسار ابو العطاء الجالندھری۔ ۲۷ مارچ

ضروری گزارش

اگرچہ یہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ لیکن اب پھر گزارش ہے۔ کہ احباب کسی جلسہ کی رپورٹ یا کسی واقعہ کی اطلاع جلد سے جلد ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ جلد شائع کی جا سکے۔ ورنہ روزانہ اخبار ہونے کے لحاظ سے کئی دن کے بعد کی اطلاعات کو شائع کرنا ممکن نہ ہوگا۔ اور اس وجہ سے احباب کو کوئی شکوہ نہ ہونا چاہیئے۔

سادہ لوح مسلمانوں کو قتل اور لوٹ کی ترغیب

حکومت کا فرض

مندرجہ بالا عنوانات کے ماتحت اخبار "رشی" امرتسر نے حسب ذیل مضمون لکھا ہے:-

"ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ قادیان میں کئی مقامات پر پوسٹر بعنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا ابطال" چسپاں پایا گیا ہے۔ اشتہار مذکور محمد غلام نامی کسی شخص کی طرف سے اقبال پریس ملتان میں چھاپا گیا۔ اشتہار کا مضمون نہایت اشتعال انگیز اور لچر ہے۔ اس میں مسلمانوں کو اس بات کی ترغیب دی گئی ہے۔ کہ احمدیوں کو قتل کر دینا مسلمانوں کا فرض ہے۔ اور احمدیوں کا مال مسلمانوں پر حلال ہے۔ احمدیوں کو مرتد بتاتے ہوئے یہ نامعلوم شخص اپنی جہالت کا اس طرح ثبوت دیتا ہے کہ اگر کسی کو غلام احمدؐ کے مرتد ہونے میں شک ہے۔ تو ہماری ضمیر سلسلہ کے الفاظ کو درج کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔"

افسوس کا مقام ہے۔ کہ اس تہذیب کے زمانہ میں اس قسم کی بیہودہ اور گندی تحریر سے کام لیا جاتا ہے۔ اس قسم کا فضول پروپیگنڈا کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہاں انگریزی کی حکومت ہے۔ یہاں کابل اور ایران کے خوابوں کی تعبیر قانونی شکنجہ ہو سکتا ہے۔

مناسب ہے۔ کہ بجائے فتنہ انگیزی کے دلائل سے اپنے عقائد کو صحیح ثابت کیا جائے۔ دلائل کی کمی کے سبب گلے پڑنا جہالت کی نشانی ہے۔ ہم بار بار مسلمان راہ نماؤں سے اس معاملہ کو سلجھانے کی درخواست کر چکے ہیں۔ لیکن ہمیں مایوس رہنا پڑا۔ کیا سر فضل حسین جیسے عاقل اس پرخطر تحریک کے خطرناک نتائج کا اندازہ لگا کر انسدادی تدابیر سوچنا مناسب نہیں سمجھتے۔

ہم نہایت ادب سے حکومت کی توجہ مذکورہ بالا پوسٹر کی طرف مبذول کراتے ہوئے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کے امن سوز پروپیگنڈا کو دبانے میں دیر نہ کرے۔"

نام نہاد مسلمانوں کے شرمناک مظالم کی ایک اور مثال

احمدیوں کو محض اس لئے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے۔ اور اسلام کی صحیح تعلیم پر چل کر دین و دنیا کی فلاح حاصل کرنے کے لئے لوگوں سے کہتے ہیں۔ جس قدر دکھ اور تکالیف دی جا رہی ہیں۔ وہ نہایت ہی دردناک ہیں۔ احمدیوں پر تو ان کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ جبکہ خدا تعالےٰ کی راہ میں ہر تکلیف کو وہ بخوشی برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہر ذلت کو دنیا کی ساری عزتوں سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس قسم کی شرمناک حرکات کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ انہیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا اخلاق و شرافت کا یہی تقاضا ہے۔ اور اسلام یہی تعلیم دیتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو انہیں اپنی حرکات پر نادم ہونا چاہیئے۔ اور وہ راہ اختیار کرنی چاہیئے جسے اسلام نے جائز قرار دیا ہو۔

ایک مقام کے متعلق ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں اس مکان میں جہاں احمدی مبلغ ٹھیرے ہوئے تھے۔ عشاء کے بعد مالک مکان کے چند رشتہ دار مالکِ مکان کو بلا کر اپنے مکان پر لے گئے۔ جہاں اُسے روک لیا گیا۔ دوسری طرف ایک بڑا مجمع مکان کے صحن میں داخل ہو گیا۔ ان لوگوں کی تعداد اڑھائی تین سو سے کم نہ ہوگی۔ ان میں سے جس قدر مکان کے اندر جا سکتے تھے۔ وہ اندر داخل ہو گئے۔ ناپاک کلمات کہتے۔ اور طرح طرح کا گند اُچھالتے دھمکیاں دینے لگے۔ کتابوں اور تفسیر القرآن کے قاعدوں کو زمین پر دے مارا۔ گھڑے اور لوٹے توڑ پھوڑ دیئے۔ اور ایک بجے رات تک شور مچاتے رہے۔

صبح کو ایک مبلغ جو ایک اور گاؤں میں گئے ہوئے تھے۔ واپس آئے۔ تو انہوں نے اپنی سرگذشت یوں سنائی۔ کہ انہیں تبلیغ کرتے ہوئے۔ اور ٹریکٹ فروخت کرتے ہوئے دیکھ کر چند غنڈے جمع ہو گئے۔ جنہوں نے ان کی تمام اشیاء جن میں کچھ کپڑے بھی تھے چھین لیں۔ ان کا چہرہ سیاہ کر دیا گیا۔ اور اٹھا کر گدھے پر ڈال دیا۔ یہ نہایت دردناک واقعہ ہے۔ شریروں کے اس سلوک سے ہمارے کرم

ایک امن سوز اشتہار کے خلاف اظہارِ نفرت

۵ اپریل بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ امرتسر نے حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا۔ ملتان کے مفسدہ پرداز محمد غلام نے تعصب سے اندھے ہو کر جو اشتہار بعنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" شائع کر کے احمدیوں کے قلوب کو مجروح کیا ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ کی شان میں نہایت نازیبا اور فحش ترین الفاظ استعمال کر کے حضور کے لاکھوں عقیدت مندوں اور جاں نثاروں کا نہ صرف دل دکھایا ہے۔ بلکہ خرمنِ امن کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ جماعت احمدیہ امرتسر اس نہایت گندے اور اشتعال انگیز اشتہار کے خلاف اپنے انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور ذمہ وار افسران کو اس فتنہ کی سرکوبی کی طرف توجہ دلاتی ہے۔

شہنشاہِ معظم کی سلور جوبلی کیلئے جماعت احمدیہ امرتسر کا چندہ

جماعت احمدیہ امرتسر کے اجلاس میں متفقہ طور پر تجویز ہوا۔ کہ ۶ مئی کو جو سلور جوبلی کی شاندار تقریب منائی جائے گی۔ جماعت احمدیہ امرتسر اس سلسلہ میں تاجِ برطانیہ کے ساتھ اپنی پوری عقیدت کے اظہار میں حسب مقدور حصہ لے۔ اور تاجِ برطانیہ کی برکات کے موضوع پر ٹریکٹ شائع کر کے لوگوں کے قلوب میں ملک معظم کے متعلق جذباتِ تشکر و امتنان پیدا کرے۔ نیز ایک وفد تجویز ہوا۔ جو مقامی احمدیوں سے حسب استطاعت چندہ جمع کرے۔ اور جمع شدہ رقم جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر امرتسر کی خدمت میں بھجوائی جائے۔ (نامہ نگار)

نیشنل لیگ اٹھوال کی قرار دادیں

پولیس کے رویہ کے متعلق حکام سے گزارش

۲ اپریل نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت چودھری حسین بخش صاحب پریذیڈنٹ لیگ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق آرا منظور ہوئیں:۔

۱۔ یہ جلسہ ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ لیکن پُر زور گزارش کرتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۹ و ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء کی درمیانی رات کو جبکہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ قادیان سے ختم ہو رہا تھا۔ احراریوں نے ایک احمدی کے ساتھ دیدہ دانستہ فساد کیا۔ اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مجمع ہو گئے۔ لیکن مقامی حکام کی احرار نوازی کی وجہ سے ان کے خلاف پولیس نے کوئی کارروائی نہ کی۔ یہ جلسہ مقامی پولیس کے اس امن شکن رویہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور توقع رکھتا ہے۔ کہ حکامِ بالا اس فساد کی تہ تک پہنچتے ہوئے سمجھ سکیں گے۔ کہ یہ سب کچھ کسی خاص منصوبہ کے ماتحت اس لئے کیا اور کرایا گیا۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کی توسیع کرا کے احمدیوں کے لئے عرصۂ حیات تنگ کیا جائے۔

۲۔ یہ جلسہ حکامِ بالا سے گزارش کرتا ہے۔ کہ مقامی پولیس کا رویہ جماعت احمدیہ کے خلاف سخت خطرناک ہے۔ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ (خاکسار سیکرٹری نیشنل لیگ)

افسوسناک انتقال

افسوس کہ ۷ مارچ مولوی احمد الدین صاحب متوطن مسولہ تحصیل چکوال ضلع جہلم فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے سرگرم کارکن۔ عالم باعمل اور اشاعتِ احمدیت کے لئے حقیقی تڑپ رکھنے والے تھے۔ حتیٰ کہ زیست کے آخری لمحات میں بھی فریضۂ تبلیغ کو فراموش نہ کرتے ہوئے حاضرین کو بایں الفاظ مخاطب کیا۔ کہ "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور اس زمانہ کے سچے مامور ہیں۔ وقت ہے کہ انکو مان لو ورنہ پچھتانا پڑیگا" متعدد افراد آپکی تبلیغ سے سلسلہ حقہ میں منسلک ہوئے۔ جاہل مخالفین کی ایذا رسانی کے مقابل پر آپ نے ایسے استقلال اور غیرت مومنانہ کا مظاہرہ کیا کہ ابتک اہل دیہات صداقتِ احمدیت

پنڈی بھٹیاں میں احراری مولویوں کی احمدیوں کے خلاف شرانگیزی

دلائل کے ساتھ گفتگو کرنے سے فرار

۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ پنڈی بھٹیاں میں غیر احمدیوں کی انجمن "اصلاح المسلمین" کا سالانہ جلسہ تھا۔ جب معلوم ہوا۔ کہ وہ سلسلہ عالیہ کے خلاف تقریریں کرائیں گے۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ اگر جوابات کے لئے وقت دیں۔ تو میں بھی مرکز سے مبلغ بلوا لوں۔ مگر انجمن والوں نے وقت دینے سے انکار کر دیا۔ جلسہ شروع ہوا۔ تو لیکچراروں نے احمدیت کے خلاف اپنی فطرت کے مطابق زہر اگلا۔ قاضی احسان اللہ احراری شجاع آبادی نے خصوصیت سے اپنی گندی فطرت کا ثبوت دیا اور لوگوں کو احمدیت سے متنفر کرنے کے لئے جھوٹ اور بہتانوں سے کام لیتے ہوئے بار بار اشتعال دلایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب جلسہ منتشر ہوتا۔ تو سب احمدی مختلف جگہوں پر اپنی ہمت کے مطابق لوگوں کو جوابات دیتے رہے۔ اسی سلسلہ میں خاکسار نے دو مناظرے کئے۔ ایک ماسٹر محمد بخش صاحب مسلم بی۔ اے کے ساتھ ختم نبوت پر اور دوسرا قاضی احسان اللہ احراری کے ساتھ

> ## اشتہارات دینے والے اصحاب کیلئے بہترین موقع
>
> خدا تعالیٰ کے فضل سے جس دن سے الفضل روزانہ ہوا ہے۔ اس کی اشاعت میں کافی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور اب پہلے کی نسبت ڈیڑھ گنا زیادہ چھپتا ہے لیکن باوجود اس کے ابھی تک اشتہارات کی اجرت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا جو اصحاب اپنے اشتہارات اب دینا شروع کر دینگے۔ ان سے سابقہ شرح سے ہی اجرت وصول کی جائیگی۔ ورنہ چند دن کے بعد اخبار کی اشاعت کے لحاظ سے اشتہارات کی اجرت بڑھا دیجائیگی۔ پس اشتہار شائع کرانے والے اصحاب کو جلد اپنے اشتہارات بھیجدینے چاہئیں۔ تاکہ سابقہ شرح اجرت سے فائدہ اٹھا سکیں (مینیجر)

احراری مولوی نے اپنے لیکچر کے دوران میں الہام انت منی وانا منک کا ترجمہ یہ کیا تھا۔ کہ "تیری مال میری رن۔ اور میری مال تیری رن" میں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے متعلق جو یہ فرمایا ہے۔ کہ انت منی وانا منک (مشکوٰۃ باب المناقب ص۵۶۴) آپ اس کے کیا معنے کرتے ہیں اس کے جواب میں اس نے کہا یہ کوئی حدیث نہیں۔ میں نے کہا اگر حدیث نہ ہو۔ تو میں دس روپیہ انعام دونگا۔ اس پر وہ کھسیانہ ہو کر جانے لگا۔ تو میں نے ٹوکا۔ آخر پریذیڈنٹ انجمن اصلاح المسلمین دودھ پلانے کے بہانہ سے وہاں سے اٹھا کر لے گئے۔ اس کے بعد خاکسار نے کھلے میدان میں اڑھائی تین سو کے مجمع میں تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ آج پنڈی بھٹیاں میں سید احمد شاہ صاحب اور پیر قطبی شاہ صاحب ملتانی اتفاق سے آئے ہوئے ہیں۔ دونوں کو یا ایک کو کہو۔ کہ میری تقریر چار گھنٹہ تک سنیں اور اس کے بعد مؤکد بعذاب قسم اٹھائیں۔ تو ہم مقامی احمدی ایک سال کے بعد تین ہزار روپیہ نقد ان کو بطور نذر یا انعام دینگے۔ آپ اس کی قانونی تسلی بخش تحریر ہم سے لے لیں۔ مگر

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ؞ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

احراری مولوی نے کہا۔ مرزائیوں سے حیات و وفات مسیح۔ صداقت مرزا۔ ختم نبوت پر کبھی بحث نہ کیا کرو بلکہ شرافت مرزا پر اگر مناظرہ کرنا ہو تو کریں۔ میں نے کہا مجھے یہی چیلنج دو۔ اور آج ہی اسی مضمون پر اسی میدان میں مناظرہ کر لو۔ لیکن کوئی سامنے نہ آیا۔ اس کا شریف مسلمانوں اور ہندوؤں پر اچھا اثر ہوا۔ بعض لوگوں نے

احراریوں کی متشددانہ و امن شکن حرکات

محکمۂ تعلیم کے ایک افسر کا جانبدارانہ رویہ

ہم متواتر اخبار الفضل کے ذریعہ احراری فتنہ پردازوں کی ان خلاف امن خلاف مذہب اور خلاف حکومت حرکات کی طرف گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلا چکے ہیں۔ جو انہوں نے ایک عرصہ سے ہمارے گاؤں کے ایک معزز خاندان کے دو نوجوان احمدیوں چودہری عبد الحمید اور چودہری عبد المجید بی۔ اے آنرز اور ان کے غیر احمدی والد چودہری احمد بخش صاحب مدرس امدادی سکول بڈالہ کو تکالیف اور انہیں مالی نقصان پہنچانے کے لئے شروع کر رکھی ہیں۔ ان احمدیوں کے گھر کے سامنے سخت اشتعال انگیز خلاف قانون اور خلاف گورنمنٹ لیکچر کئے جا رہے ہیں۔ جن میں سے ایک فتنہ پرداز مولوی ہدایت اللہ کے امن شکن لیکچر کے اقتباس بھی الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن باوجود ان ناقابل بیان مصائب کے جوان دو شریف احمدی نوجوانوں کو برداشت کرنے پڑے۔ انہوں نے انتہائی صبر اور بردباری سے کام لیا۔ ان کی انتہا درجہ کی مظلومیت کو دیکھ کر بحیثیت انسان ہمارے دل میں درد پیدا ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان مظلوموں کی ہر جائز معاونت کے لئے تیار ہیں۔ مگر افسوس ہے باوجود مظلوم ہونے کے ان کو اور ان کے والد کو ہی نشانہ مظالم بنایا جا رہا ہے۔ اور ان کا سکول بند کرنے کے لئے اے۔ ڈی۔ آئی صاحب تحصیل جالندھر کوشاں نظر آتے ہیں۔

ہم پہلے بتلا چکے ہیں کہ سکول ہذا کے ماسٹر چودہری احمد بخش صاحب کے خلاف احراریوں کا زور شور اس وجہ سے ہوا کہ کیوں انہوں نے اپنے دو نوجوان احمدی لڑکوں سے ان کی بیماری کی حالت میں قطع تعلق نہیں کیا۔ بعد ازاں انہوں نے ماسٹر مذکور کو بھی احمدی بنا کر شرارت کا رنگ دینا چاہا۔ اور اپنی درخواست میں جو انہوں نے ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کو ابتدائی ایام میں بھیجی۔ اس میں سکول بند کرنے کی واحد وجہ سکول ماسٹر کا احمدی ہونا بتائی۔ لیکن افسوس تو اے۔ ڈی۔ آئی صاحب پر ہے۔ جو علانیہ احراری مفسدوں کی امداد کرتے رہے۔ اور مظلوم احمدیوں کی امداد کرنے والوں کو روکنے کی کوشش کرتے رہے۔ احراری شرارت پسندوں کے نام نہاد سکول کا جو اکتوبر ۱۹۳۴ء میں ان کے ایما سے شروع ہوا۔ قائم رکھنے اور منظور کرا دینے کا وعدہ کرتے رہے۔ اور اس نام نہاد سکول میں دو دفعہ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء اور ۱۲ جنوری ۱۹۳۵ء کو تشریف لے گئے۔ اور دیر تک اس سکول میں بیٹھ کر احراریوں سے گفتگو کرتے رہے اے۔ ڈی۔ آئی صاحب کا یہ رویہ محض اس لئے تھا۔ تا لوگ خیال کریں۔ کہ منظور شدہ سکول وہی ہے۔ اور اس دھوکے میں آ کر عوام الناس اپنے لڑکوں کو اس سکول میں بھیج دیں۔ چنانچہ گاؤں کے لوگ نئے سکول کو ہی اے۔ ڈی۔ آئی کی حکمت عملی سے منظور شدہ سکول سمجھنے لگ گئے۔

۷ مارچ کو جو بیان ہماری طرف سے اخبار الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اس میں ہم نے جائز طور پر اے۔ ڈی۔ آئی صاحب کی شروع سے معاندانہ کارروائیوں پر صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اس کے جواب میں احراریوں کے ذریعہ کوشش کی گئی۔ کہ وہ کسی نہ کسی دروغگوئی و بہانہ سازی سے ہمارے دستخط اور انگوٹھے ثبت کرا کر تردید کرائیں۔ مگر ہمارے انکار کرنے پر اب وہ عوام الناس کے کسی نہ کسی بہانے سے انگوٹھے لگوا کر کہیں بھیج رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں گاؤں کے چند احراری مفسدوں کی طرف سے ہم پر بھی اے۔ ڈی۔ آئی صاحب کی ناجائز حمایت کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم اب بھی اے۔ ڈی۔ آئی صاحب کی روش سے نالاں ہیں۔ اور آنریبل وزیر تعلیم و صاحب ڈائرکٹر بہادر پنجاب سے ان تمام امور کے بارہ میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کی استدعا کرتے ہیں۔ اگر غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے۔ تو صاف معلوم ہو جائے کہ احمدیوں کو مالی نقصان پہنچانے کی خاطر ان پر ہر طرح سے مظالم روا رکھے جا رہے ہیں اور بھی حیرت انگیز واقعات غیر جانبدارانہ تحقیقات پر ظاہر کئے جا سکتے ہیں۔ جن سے اے۔ ڈی۔ آئی صاحب کے جانبدارانہ رویہ کا کافی ثبوت مل سکتا ہے۔ ہم صاحب انسپکٹر بہادر جالندھر ڈویژن سے بھی ملتجی ہیں۔ کہ اس معاملہ میں تحقیقات فرما کر مظلومین کی دادرسی کی جائے۔ ہم انتظامی افسروں سے بھی مظلوم احمدیوں کے متعلق محض انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ مظلومین کی حفاظت کریں۔ اور ہمارے گاؤں کے احراری فتنہ پردازوں کی امن شکن تحریکات کا سدباب کریں۔

خاکسار ان اہلیان موضع بڈالہ تحصیل و ضلع جالندھر

(۱) چودہری غلام محمد ولد امام الدین (۲) میاں فتح محمد ولد پیر بخش (۳) چودہری عبد الرحمن ولد چودہری امیر الدین۔ (۴) مہر غلام محمد ولد مہر الدین (۵) میاں محمد شاہ دین پریذیڈنٹ بنک بڈالہ (۶) وائس پریذیڈنٹ بنک چودہری محمد بخش رئیس ولد چودہری محمد عیسے (۷) چودہری شہاب دین ولد رحمت اللہ (۸) عبد الرحیم ولد جھنڈو نقلم خود (۹) چودہری امیر دین ولد نظام الدین۔ (۱۰) چودہری سلیمان ولد چودہری امیر الدین (۱۱) بنارام ولد نخشو رام (۱۲) چودہری محمد بخش ولد نور دین۔ (۱۳) چودہری امام دین ولد خیر دین (۱۴) چودہری امام دین ولد شہاب دین (۱۵) چودہری غلام محمد ولد شہاب دین (۱۶) فتح محمد ولد چودہری غلام محمد (۱۷) بابو ولی محمد ولد میاں امام دین۔

بیرون ہند کے مبلغ اور آنریری کارکن جلد توجہ کریں

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ہمارا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ سے میں ان تمام اصحاب کو جو خواہ سلسلہ کی طرف سے باقاعدہ طور پر ہندوستان سے باہر مختلف ممالک میں مبلغ مقرر ہیں۔ یا آنریری طور پر کام کر رہے ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے کام کی مفصل اور جامع رپورٹیں ۳۰ اپریل کے معاً بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر لکھ کر روانہ کر دیں۔ اور اس بات کا انتظار نہ کریں۔ کہ جب تک نظارت ہذا کی طرف سے خطوط اور چٹھیوں کے ذریعہ رپورٹ کا مطالبہ نہ ہوگا۔ اس وقت تک اس مطالبہ کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے یہ ایک ایسی عادت پڑ چکی ہے۔ کہ اس کو بدل دینا ضروری ہے۔ ہر ایک مبلغ اور ہر ایک آنریری کارکن اور ہر ایک جماعت جو دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں تبلیغ سلسلہ کا کام کر رہی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ سال کے اختتام پر اپنی کارگزاری کی رپورٹ فوراً روانہ کیا کرے۔ رپورٹیں خوبصورتی کے ساتھ دلچسپ پیرایہ میں لکھی جائیں۔ اور رپورٹ لکھنے والوں کو صرف اپنا ہی کام نہ دکھانا چاہیئے۔ بلکہ اگر وہاں جماعت قائم ہے۔ تو من حیث الجماعت جو کام ہوا ہو۔ وہ ظاہر کرنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی جماعت نہیں ہے۔ تو پھر اپنا کام دکھایا جائے۔

میرا یہ اعلان ۳۰ اپریل تک بیرون ہند میں ہر جگہ پہنچ جائے گا۔ اس لئے مجھے آخر مئی تک ہر جگہ سے رپورٹیں مل جانی چاہئیں۔ جو یکم مئی ۱۹۳۴ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک کی کارگزاری پر مشتمل ہوں۔ رپورٹ مرتب کرنے سے پہلے درد صاحب کی رپورٹ مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء ملاحظہ کر لیجائے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ سے حضرت امیر المومنین کے مطالبات کتابی شکل میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ مطالبات حضور ہی کے الفاظ میں مع ان امور کے جن کی وضاحت حضور نے بعد میں کئی دیگر موقعہ پر فرمائی۔ کتابی صورت میں شائع کئے جانے کی تجویز حضور ہی کی ہدایت کے بموجب کی گئی ہے۔ اور انشاء اللہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو دوست قادیان تشریف لائیں گے۔ انہیں یہ ٹریکٹ تیار ملے گا۔ اس ٹریکٹ کا ہر ایک احمدی کے پاس ہونا ضروری ہے۔ تاکہ وقتاً فوقتاً اس کا مطالعہ کر کے تحریکات میں حصہ لیتے رہیں۔ لہذا عرض ہے کہ دوست مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں۔ کہ وہ اس کے کتنے کتنے نسخے خریدیں گے تا اسی تعداد کے مطابق چھپوایا جائے۔ قیمت اسی قدر ہوگی۔ جتنی کہ لاگت آئے گی۔ کیونکہ اس کی غرض اشاعت ہے نہ کہ نفع حاصل کرنا۔ اس کا سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ہوگا۔ اور اندازاً ۴۰ کے قریب صفحات ہوں گے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

کراچی میں مسلمانوں پر گولی چلانے کے متعلق حکومت بمبئی کا بیان

حکام نے اس صورت حالات سے بچنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا

بمبئی ۹ اپریل۔ سانحہ کراچی کے متعلق گورنمنٹ بمبئی نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

۱۹ مارچ کو کراچی میں ایک بڑے ہجوم پر گولی چلائی گئی۔ جس سے ۴۷ شخص ہلاک اور ۱۳۴ زخمی ہوئے۔ وفات پانے والوں میں سے ۴۰ کی یا تو لاشیں سول ہسپتال میں لائی گئیں۔ یا وہ ہسپتال میں آ کر مرے۔ ۷ اموات ایسی ہوئیں۔ جن کے متعلق بعد میں علم ہوا۔ مجروحین میں سے بھی ۳۴ کو ہسپتال میں نہ لایا گیا۔ جن حالات کی وجہ سے یہ سانحہ وقوع پذیر ہوا۔ ان کے متعلق گورنمنٹ بمبئی نے مکمل تحقیقات کی ہے۔ اور اس نے جو نتائج اخذ کئے ہیں۔ ان کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اس واقعہ کی ابتدا ۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ایک مسلمان عبدالقیوم کی سزایابی سے ہوئی۔ اسے ایک ہندو نتھورام کے قتل کی پاداش میں جو اس نے جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں کیا۔ سزائے موت دی گئی۔ مقتول ہندو نے ایک پمفلٹ لکھا تھا۔ جس میں مذہب اسلام کی تاریخ بیان کی گئی تھی۔ قرار دیا گیا کہ یہ پمفلٹ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ اس لئے مصنف پر زیر دفعہ ۲۹۵ الف تعزیرات ہند مقدمہ چلایا گیا۔ جس میں اسے سزا ہوئی اور قتل کے وقت جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں اس کی اپیل کی سماعت ہو رہی تھی۔ ۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو عبدالقیوم کو سزائے موت ہوئی۔ اس نے جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں اپیل کی۔ مگر نامنظور ہوئی۔ بعد ازاں پریوی کونسل میں اپیل کی گئی۔ وہاں سے بھی مسترد کر دی گئی۔ اس لئے اس کو پھانسی دینے کے لئے ۴ مارچ کی تاریخ مقرر ہوئی۔

فرقہ وارانہ کشیدگی

نتھورام کے قتل۔ عبدالقیوم کے خلاف مقدمہ اور اس کی سزایابی نے کراچی میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر دی۔ خاص کر غیر سندھی مسلمانوں میں اشتعال بڑھ گیا۔ چونکہ عبدالقیوم سندھ کا رہنے والا نہ تھا۔ بلکہ شمال مغربی صوبہ کا باشندہ تھا۔ جب ماہ فروری کے اخیر میں یہ معلوم ہوا۔ کہ عبدالقیوم کی اپیل ہر جگہ سے نامنظور ہو چکی ہے۔ تو فرقہ وارانہ جذبات اور بھی بھڑک اٹھے۔ جونہی اسے پھانسی دیئے جانے کی تاریخ مقرر ہوئی۔ دس دیگر اخبارات اور پریسوں اور گیارہ افراد کے خلاف جو دونوں فرقوں کے جذبات مشتعل کرنے میں مصروف تھے۔ امتناعی احکام صادر کر دئیے گئے۔ اخبارات وغیرہ کو یہ حکم دیا گیا کہ ایک ماہ تک عبدالقیوم کے متعلق کسی قسم کی خبر یا مضمون شائع نہ کریں۔ جن افراد کو امتناعی احکام دئیے گئے۔ ان سے کہا گیا کہ کسی پبلک جلسہ میں عبدالقیوم اور نتھورام کے متعلق کسی قسم کی تقریر نہ کریں۔ ۴ مارچ کو پھانسی دیا جانا اس لئے ملتوی کر دیا گیا۔ کہ عبدالقیوم کی لاش کی تجہیز و تکفین کے متعلق زبردست جھگڑا پیدا ہونے کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔

پھانسی کے متعلق حکومت بمبئی کا فیصلہ

آخر کار گورنمنٹ بمبئی نے فیصلہ کیا کہ عبدالقیوم کو سندھ سے باہر لے جا کر پھانسی دینے کی تجویز قابل عمل نہیں۔ کیونکہ خواہ کس قدر خفیہ طریق پر اسے کسی دوسری جگہ لے جایا جائے۔ اس کے متعلق خبر کسی نہ کسی طرح باہر نکل جائے گی اور پھانسی کے معاملہ پر مسلمانوں کی طرف سے ایجی ٹیشن بڑھ جائے گی۔ گورنمنٹ بمبئی نے صوبہ سرحد کی گورنمنٹ سے بھی اس معاملہ میں رائے لی کہ کیا عبدالقیوم کی لاش کو اس کے رشتہ داروں کی حسب خواہش اس کے وطن ضلع ہزارہ میں لے جانا مناسب ہو گا۔ لیکن اس تجویز کو بھی ترک کرنا پڑا۔ کیونکہ پھانسی کی خبر ضلع ہزارہ تک بھی پہنچ چکی تھی۔ اور وہاں بھی مسلمانوں میں بہت جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ اسلئے محسوس کیا گیا کہ ہزارہ میں اس کی لاش کی تجہیز و تکفین کی وجہ سے مسلمانوں میں اور بھی جوش و خروش بڑھے گا۔ اور فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ ہو جائے گا۔

۴ مارچ کا واقعہ

۴ مارچ کو جب ابتدائی تاریخ پر عبدالقیوم کو پھانسی دی جانی تھی۔ ایک ایسا واقعہ ہوا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کراچی میں کس قسم کے جذبات لوگوں میں کام کر رہے تھے۔ اس دن ایک ہزار سے زائد اشخاص کا ہجوم جس میں زیادہ تر قصاب اور گاڑی ڈرائیور تھے۔ جیل کے سامنے جمع ہو گیا۔ اگرچہ کئی مسلمان لیڈروں نے ان کو وہاں سے چلے جانے کے لئے کہا۔ مگر انہوں نے وہاں سے ہٹنے تک سے انکار کر دیا۔ چونکہ اس ہجوم نے جیل گارڈ پر اینٹیں اور پتھر برسانے شروع کر دئیے اس لئے لاٹھی چارج سے ان کو منتشر کیا گیا اس وقت بھی رایل سیکس رجمنٹ کو بلایا گیا۔ مگر اس کے آنے سے پیشتر ہجوم منتشر ہو چکا تھا مقامی افسروں کے سامنے مسئلہ حل طلب یہ تھا۔ کہ کس طرح عبدالقیوم کی لاش کو اسلامی رسم و رواج سے دفن کیا جائے۔ اور شہر میں جہاں مسلمانوں اور ہندوؤں کی تعداد برابر برابر ہے۔ کسی قسم کی شورش بھی برپا نہ ہونے پائے احاطہ جیل میں لاش کی تدفین کا اس طرح انتظام کیا جائے۔ کہ شہر میں ابتری پھیلنے کا خطرہ باقی نہ رہے۔ قبرستان کراچی سے کچھ فاصلے پر ہیں۔ اور دریائے لیاری کے کنارے پر واقع ہیں۔ اس لئے مقامی افسروں نے فیصلہ کیا۔ کہ صبح سویرے مجرم کو خفیہ طور پر پھانسی دی جائے اور پھانسی دئیے جانے کے بعد اس کے رشتہ داروں کو مطلع کیا جائے۔ اور ان کو موٹر میں بٹھا کر میوہ شاہ کے قبرستان میں لے جایا جائے۔ کیونکہ وہاں لاش کی تدفین کے لئے عبدالقیوم کے رشتہ داروں نے رضامندی کا اظہار کر دیا تھا۔ امر واقعہ تو یہ ہے۔ کہ ۴ مارچ سے پیشتر ہی عبدالقیوم کے وارثوں نے اسی قبرستان میں اس کی لاش کو دفن کئے جانے کی منظوری دیدی تھی۔ درانحالیکہ مجرم کی لاش اس کے وطن کو لے جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ لاش کو جیل سے سیدھا قبرستان لے جایا جائے گا۔ اور اس کے رشتہ دار بعد میں قبرستان پہنچ جائیں گے جو انتظامات کئے گئے تھے۔ ان سے خیال کیا جاتا تھا۔ کہ ½ ۷ بجے صبح تک تدفین کی رسم ختم ہو جائے گا۔ یہ بھی توقع کی جاتی تھی۔ کہ ۹ بجے صبح تک کسی قسم کے ناخوشگوار واقعہ کے ظہور پذیر ہونے کا خدشہ نہ ہوگا۔ قبرستان میں ہجوم کو منتشر کرنا مناسب نہ سمجھا گیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اختیار دیا گیا۔ کہ اگر ضرورت محسوس کرے۔ تو فوج کی امداد طلب کر لے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ قبرستان کی حفاظت کا کام پولیس کے سپرد کر دیا جائے۔ لیکن ساتھ ہی فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا۔ اور اسے نزدیک ہی تعینات کر دیا گیا۔ تا کہ اشارہ پاتے ہی وہ آگے بڑھ سکے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تجہیز و تکفین کی رسوم کی ادائیگی کی حفاظت کا کام تو پولیس کے سپرد کر دیا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ کیا۔ کہ تدفین کی رسم کو کسی اور طریقے سے سرانجام دینے کی کوشش یا کسی قسم کے فساد کی روک تھام قبرستان میں نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ اگر عبدالقیوم کے رشتہ دار وقت پر تدفین کی رسم ادا نہ کر سکے۔ یا اس میں تاخیر ہو گئی۔ تو قبرستان میں طاقت کے استعمال یا خونریزی پر مسلمان بہت برا مانیں گے۔ اور اس پر سخت نکتہ چینی کی جائے گی۔ جس کو بعد ازاں رفع کرنا گورنمنٹ کے لئے سخت مشکل ہو جائے گا۔ بہرحال قبرستان میں کسی ہجوم کو طاقت کے ذریعے منتشر کرنا کسی طرح مناسب نہ سمجھا گیا۔ دریائے لیاری کے شمالی کنارے پر قبرستان ایک وسیع رقبہ میں پھیلا ہوا ہے۔ دریائے لیاری عام طور پر سال کا بیشتر حصہ خشک رہتا ہے۔ اور اسے کسی بھی مقام سے باسانی عبور کیا جا سکتا ہے قبرستان کے کسی بھی حصے میں لوگوں کا اجتماع عظیم ہو سکتا ہے۔ اور اسے جمع ہونے سے کسی طرح روکا نہیں جا سکتا۔ تمام رقبہ پر مقبرے۔ دیواریں۔ باغ۔ جنگلے۔ درخت اور جھاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔

عبدالقیوم کی قبر کے لئے چار دیواری کے اندر جگہ منتخب کی گئی۔ اس سے تدفین میں کچھ مدد ملتی تھی۔ مگر ہجوم کے اکٹھے ہونے کا یہاں بھی احتمال تھا اور اسے کسی طرح روکا نہیں جا سکتا تھا۔ اسلئے جہاں یہ سمجھا گیا کہ قبرستان کے ارد گرد پولیس تعینات کی جائے وہاں یہ بھی موزوں خیال کیا گیا کہ اگر ضرورت بھی پڑے تو قبرستان میں پولیس سے کام نہ لیا جائے۔ گو اس مقام پر ہجوم کی طرف سے تشدد کا بہت امکان تھا لیکن ہجوم کس قدر بڑا کیوں نہ ہو۔ اس میں تمام مسلمان ہی ہو سکتے تھے۔ اور وہ بھی شہر سے کافی فاصلے پر۔ اس جگہ وہ ہجوم چاہے کسی طرح کے مظاہرے کرتا۔ لیکن جب تک وہ جلوس کی صورت میں لاش لے کر شہر میں داخل نہ ہوتا فساد کا خطرہ نہ تھا۔ خیال غالب یہ تھا کہ قبرستان میں مظاہرہ کرنے کے بعد ہجوم پر امن طور پر منتشر ہو جائے گا۔ ان تمام امور کا اطلاق کراچی کے کسی بھی قبرستان پر ہو سکتا ہے۔ اس لئے تمام حالات کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد گورنر باجلاس کونسل کا خیال ہے کہ جب اس رقبہ میں تدفین کی رسم ادا کئے جانے کا فیصلہ ہو چکا تو مقامی افسروں نے قبرستان کی آخری دم تک

...نیت نہ کرنے میں اچھا کیا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ انہوں نے قبرستان میں ہجوم کو منتشر نہ کرنے اور شہر کے امن کی حفاظت کرنے کا فیصلہ کر کے بھی اچھا کیا ہے۔

پولیس کا انتظام

اس تجویز کے پیش نظر ۱۹ مارچ کو ۵ بجکر ۲۰ منٹ صبح پر عبدالقیوم کو پھانسی دی گئی۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جیل سے ہی حکم دیا۔ کہ عبدالقیوم کے رشتہ داروں کو قبرستان میں لے جایا جائے۔ ۵ بجکر ۵۰ منٹ پر لاش کو ملٹری ہسپتال لاری میں قبرستان لے جایا گیا۔ سٹی مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پچاس کنسٹیبل بھی ساتھ تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ۲۳ پولیس کنسٹیبل جیل میں رہ گئے۔ کیونکہ ان کو خیال تھا۔ کہ کہیں ۴ مارچ کی طرح مسلمان جیل کے سامنے اکٹھے نہ ہو جائیں۔ چونکہ جیل کے دروازے پر کسی قسم کا ہجوم اکٹھا نہ ہوا۔ وہ خود بھی ۸ بجے کے قریب قبرستان جا پہنچے۔ سٹی مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس سوا چھ بجے میوا شاہ کے قبرستان میں پہنچ چکے تھے۔ قبرستان میں کل ۱۲۵ پولیس کنسٹیبل تھے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ سٹی پولیس سٹیشن میں تھا تمام تھانوں میں پولیس کی پوری جمعیت لاریوں کے ساتھ کھڑی تھی۔ تاکہ خطرے کے وقت فوراً مطلوبہ جگہ پر پہنچ سکیں۔

تدفین میں التوا کیوں ہوا؟

عبدالقیوم کے رشتہ دار ۷ بجے کے قریب قبرستان میں آنے شروع ہوئے۔ مگر کسی نہ کسی بہانہ سے تجہیز و تکفین کی رسوم ادا کرنے میں تاخیر سے کام لیا۔ وہ قبر میں لاش نہ اتارتے تھے۔ ان کے طرز عمل سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ عبدالقیوم کی آخری رسوم میں شمولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ ہمدردوں کی تعداد کے جمع ہونے کے منتظر تھے۔ اس اثنا میں شہر میں بھی خبر پھیل گئی۔ اور لوگ بکثرت قبرستان میں جمع ہونے لگے۔ چونکہ کراچی کے ارد گرد کوئی دیوار نہیں۔ اور دریائے لیاری کو دو میل کی لمبائی تک کسی بھی مقام سے بآسانی عبور کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے پولیس مسلمانوں کو شہر سے نکل کر قبرستان کی طرف آنے سے نہ روک سکی۔ جس حصۂ قبرستان میں قبر بنائی گئی تھی۔ وہ ساٹھ سٹرگز مربع تھا۔ گو قبرستان کے دروازے اور چہار دیواری کے ساتھ ساتھ پولیس تعینات کر دی گئی تھی۔ مگر وہ لوگوں کو وہاں جمع ہونے اور دیوار کیا پھاند کر قبر کے نزدیک پہنچنے سے نہ روک سکی پہلے پہل لوگوں نے لاش کو قبرستان سے باہر لے جانے کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے روک دیا۔ آخر کار ۸ بجے لاش قبر میں اتاری گئی۔ ۱۵-۲۰ منٹ بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پولیس کی جمعیت کے ساتھ واپس چلے گئے۔ اس وقت ہجوم کی تعداد دو تین ہزار کے قریب ہو گی مگر اس میں تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا۔ جو لوگ قبرستان کے اندر تھے۔ وہ قبر پر اینٹیں اور پتھر نہ رکھنے دیتے تھے۔ وہ لاش کو دیکھنا چاہتے تھے اگر صورت حالات قابو سے باہر ہو جاتی۔ تو بھی پولیس قبرستان میں ہجوم پر طاقت کے استعمال کے بغیر اس پر کنٹرول نہیں رکھ سکتی تھی۔ لیکن اس وقت اور اسی مرحلہ پر پولیس ہاتھ نہیں اٹھا سکتی تھی۔ جس کی وجہ اوپر دی جا چکی ہے۔ سفید کپڑوں میں ملبوس پولیس کے کچھ آدمی کار میں بیٹھ کر قبرستان سے چلے گئے۔ تاکہ حکام کو نئے پیدا شدہ حالات کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جائے۔

حفاظتی تدابیر

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قبرستان سے واپس آکر پولیس ہیڈ کوارٹرز میں حفاظتی تدابیر کے لئے انتظامات شروع کر دیئے۔ انہوں نے فوج کے بلانے کے لئے ٹیلیفون کیا۔ ۷ بجے سے فوجی دستے لاریوں میں تیار اپنی بیرکوں کے پاس منتظر کھڑے تھے کمشنر سندھ اور جنرل آفیسر کمانڈنگ مشورے کے لئے پولیس ہیڈ کوارٹرز میں آ گئے۔ رائل سسکس رجمنٹ کے ۳۰۰ آدمی ½ ۱۰ کے قریب پہنچ گئے ہندوستانی فوج کے ایک پیادہ دستہ کو بھی تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ تاکہ اگر کہیں ضرورت پڑے۔ تو اسے بھیج دیا جائے۔ ہجوم کو جلوس کی صورت میں شہر میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے جو انتظامات کئے گئے۔ وہ گورنمنٹ بمبئی کی رائے میں کافی تھے۔

قبرستان میں کیا ہو رہا تھا؟

ادھر قبرستان میں مسلمانوں کے درمیان لاش کا جلوس نکالنے کے سوال پر جھگڑا ہو رہا تھا۔ آخر کار لاش کو قبرستان سے باہر لے جایا گیا۔ لوگوں کا ارادہ جن کی تعداد میں ہر لحظہ اضافہ ہو رہا تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بجے کے قریب نئے سرے سے نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ چونکہ پہلی قبر پولیس کی نگرانی میں تیار کی گئی تھی اس لئے اسے قابل اعتراض سمجھ کر ایک نئی قبر کھدوائی گئی۔ نماز جنازہ کے بعد شورش پسند عنصر نے لاش کو شہر کی طرف لے جانے کی کوشش کی مگر ان کی یہ کوشش بر نہ آسکی۔ اور لاش کو میوا شاہ کے مقبرہ کے نزدیک جو شہر کو جانے والی سڑک کے نزدیک ہے لایا گیا۔ مگر اس موقعہ پر لاش کو اٹھانے والے قبرستان کی طرف مڑنے کی بجائے شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ لاریوں گاڑیوں اور موٹر کاروں کی جو دیوار اس ہجوم کو روکنے کے لئے کھڑی کی گئی تھی۔ وہ ٹوٹ گئی۔ کیونکہ ڈرائیوروں نے ہجوم کی تعداد اور اس کے مشتعل جذبات کو دیکھ کر خطرے کا احساس کیا۔ جب حکام کو اس کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ ہجوم کو اس پہلے مقام پر روکا جائے۔ جہاں روکا جانا موزوں ثابت ہو۔ شہر میں داخل ہونے کے کئی راستے تھے۔ مگر ایک راستہ جس سے ہجوم شہر کے اندر سیدھا داخل ہو سکتا تھا۔ وہ تھا جہاں پر اسے روکنے کا مقام قبرستان سے ½ ۱ میل کے فاصلہ پر تھا۔ اور یہ مقام شہر کی حدود کے عین درمیان تھا۔ چکی واڑہ روڈ پر ۴۰ غیر مسلح لاٹھی بند پولیس کنسٹیبل اور ان کے پیچھے دس مسلح کنسٹیبل مقرر کر دیئے گئے۔ ان سے کچھ فاصلے پر رائل سسکس رجمنٹ کی دو پلٹنیں بھی تعینات کر دی گئیں۔ گو شہر سے کچھ فاصلے پر ہجوم کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ مگر لاحاصل۔ آخر کار فیصلہ کیا گیا۔ کہ مناسب مقام دیکھ کر ہجوم کو روکا جائے۔ جس وقت یہ ہجوم اس جگہ پہنچا۔ جہاں پولیس اور ملٹری کھڑی تھی۔ فوج کا ایک اور دستہ اور کچھ کنسٹیبل لاریوں میں اسے روکنے کے لئے آگے بڑھائے گئے لاریوں کے آگے ایک موٹر کار تھی۔ اس میں ایک فوجی افسر، ایک آنریری مجسٹریٹ اور ایک پولیس سارجنٹ تھا۔ جس وقت یہ لاریاں اس مقام پر پہنچیں ہجوم کا اگلا حصہ گزر چکا تھا لاریوں کو وہاں رکنا پڑا۔ افسروں والی کار کسی نہ کسی طرح ہجوم کے اگلے سرے پر پہنچ گئی۔ اس وقت ہجوم نے کار کو گھیر لیا۔ اور اس پر پتھر برسائے۔ اس سے کار کے شیشے ٹوٹ گئے۔ پولیس سارجنٹ باہر نکل آیا۔ تاکہ حملہ کو روکے۔ مگر اس کو بھی پتھروں اور لاٹھیوں سے زخمی کر دیا گیا۔

لاش کی تدفین

جب لوگوں کو اس طرح شہر میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ تو اس اجتماع میں ایک جماعت عبدالقیوم کی لاش کو واپس قبرستان میں لے گئی۔ اور اسے دوسری تیار شدہ قبر میں دفن کر دیا۔ تمام ہل چل دور ہو گئی۔ اور فوجوں کے پہرے ہٹا دیئے گئے۔ اگرچہ پولیس کی پارٹیاں دوسری صبح تک دو تھانوں میں پہرہ دیتی رہیں۔ اس عرصہ میں کوئی بات ہل چل پیدا کرنے والی نہ ہوئی۔ ۲۰ مارچ کی صبح کو تمام فوجی پہرہ ہٹا دیا گیا۔ کل ۴۷ آدمی مارے گئے اور ۱۳۴ زخمی ہوئے۔ جن میں ۵۵ ایسے تھے۔ جو معمولی طور پر زخمی ہوئے تھے۔ مندرجہ بالا تعداد میں ایک عورت اور سات بچے زخمی ہوئے۔ جن میں سے پانچ مر گئے۔ جلوس میں کوئی بچہ یا عورت نظر نہیں آتا تھا۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عورت اور بچے ان گولیوں سے زخمی ہوئے۔ جو اس حادثہ والی جگہ کے نزدیک کے گھروں میں بغیر نشانہ کے چلی گئیں۔

گورنر بہ اجلاس کونسل اتنی زیادہ اموات اور زخمیوں کی تعداد پر اظہار افسوس کرتے ہیں اور مصیبت زدہ مسلمانوں کے رشتہ داروں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

حادثہ کا روکنا ناممکن تھا

گورنر کا خیال ہے کہ اس حادثہ کا روکن کسی طرح ممکن نہ تھا۔ کیونکہ اتنے بڑے ہجوم نے جب پولیس پر حملہ کیا گیا۔ تو پولیس جو فائر کرنے کے لئے تیار تھی۔ وہ بچاؤ کی اور کوئی صورت نہ پا کر فائر کرنے پر آمادہ ہوئی۔ حالات پر قابو پانے کے لئے اور امن قائم کرنے کے لئے مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔

گورنر ان کونسل نے تمام واقعات کی اچھی طرح تحقیقات کی ہے۔ اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ حکام نے اس صورت حالات سے بچنے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ مگر لوگوں کے جان و مال کو بچانے کے لئے آتشباری ناگزیر تھی۔ عوام کی طرف سے تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مگر گورنر بہ اجلاس کونسل کا خیال ہے کہ واقعات پر اچھی طرح غور کر لیا گیا ہے۔ اور اس قسم کی تحقیقات سے کوئی مفید مطلب نہیں نکلے گا۔ البتہ اس سے فرقہ وار مناقشات کے ترقی پذیر ہونے کا احتمال ہے۔

حامیان طب جدید کا اجتماع

آل انڈیا انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور جو عرصہ ۱۴ سال سے نہایت خاموشی اور سنجیدگی کے ساتھ بہ سرپرستی ابوالشفاء حکیم احمدالدین صاحب استاذ الاطباء موجد طب جدید و پرنسپل طبیہ کالج شاہدرہ اپنے جدید طبی اصول جن کے لحاظ سے نہایت ٹھوس اور صحیح علمی و فنی خدمات انجام دے رہی ہے۔ اور جس کی طبی تصنیفات اور تحقیقات نے طبی دنیا میں انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اس کا نہایت عظیم الشان سالانہ جلسہ موسم بہار میں بمقام شاہدرہ لاہور ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل ۳۵ء منعقد ہونے والا ہے۔ انجمن موصوف کا یہ سالانہ جلسہ اپنے تمام سابقہ اجلاس کے مقابلہ میں نہایت ہی شاندار اور بارونق ہو گا۔ کیونکہ اس دفعہ بڑی بڑی نامور اور مقتدر ہستیوں نے اس اجتماع میں شریک ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔

تاج الدین احمد تاج جنرل سکرٹری آل انڈیا انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ اپریل۔ سرجان سائمن نے دارالعوام میں یورپین دارالسلطنتوں کی سیاحت کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی کا مطالبہ یہ ہے کہ اسے ۵۵۰۰۰۰ سپاہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔ جس میں نازی گارد اور ملٹری پولیس کا بھی دستہ ہوگا۔ اس کی ہوائی طاقت برطانیہ اور فرانس کے برابر ہو۔ بشرطیکہ سوویٹ حکومت کی ہوائی طاقت انہیں اپنی ہوائی طاقت میں اضافہ کرنے پر مجبور نہ کرے۔ وہ کم درجہ حاصل کر کے لیگ شامل ہونے کو تیار نہیں۔ اور وہ اس وقت تک اپنے درجہ کو کم سمجھتا رہے گا۔ جب تک اسے اس کی نوآبادیات واپس نہ کر دی جائیں۔

لکھنؤ ۱۰ اپریل۔ کل یہاں چھوٹی ریاستوں کے حکمرانوں اور وزراء کا ایک اجلاس راجہ آف ساریلا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ آپ نے کہا کہ چھوٹی ریاستوں کے لئے جو نمائندگی تجویز کی گئی ہے وہ بالکل ناکافی ہے۔ ایسی ریاستوں کی تعداد نوے ہے۔ اور یہ تمام ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہیں۔

روم ۱۰ اپریل۔ برٹش قونصل کے فرسٹ سکرٹری مسٹر منٹگمری اٹلی کے جنوبی حصہ کی سیاحت کرتے ہوئے ایک ہوٹل میں بیٹھے تھے۔ کہ انہیں جرمن جاسوس سمجھ کر گرفتار کر لیا گیا۔ اور دو روز تک حراست میں رکھ کر چھوڑا گیا۔ برٹش قونصل نے اس پر زبردست احتجاج کیا ہے۔

لنڈن ۱۰ اپریل۔ دارالعوام میں انڈیا بل پر بحث کے دوران میں ایک موقعہ پر وزیر ہند نے کہا حکومت ہند یا حکومت برطانیہ کمیونل ایوارڈ میں کسی قسم کی تبدیلی کا ارادہ نہیں رکھتی۔

سر محمد یعقوب ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان پریس کو بھیجا ہے۔ جس میں اس بات کی پرزور تردید کی ہے۔ کہ نواب صاحب بھوپال نے کسی اختلاف کی بناء پر علیگڑھ یونیورسٹی کی چانسلر شپ سے استعفا دیدیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ نواب صاحب ہمیشہ اس یونیورسٹی کے خیر خواہ رہے ہیں اور رہیں گے اور امید ہے اپنا استعفاء واپس لے لیں گے۔

لنڈن ۹ اپریل۔ انڈیا بل پر بحث کے دوران میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ عدن کو برطانوی ہند سے علیحدہ کر دینے کے احکام یکم جنوری ۳۶ء سے قبل جاری کر دیے جائیں گے۔

نیویارک ۹ اپریل۔ پریذیڈنٹ جمہوریہ امریکہ کی سپیشل رات کے وقت ایک موٹر کار سے ٹکرا گئی۔ سپیشل کو گرا کر پریذیڈنٹ کی جان لینے کیلئے موٹر کہیں سے چرا کر وہاں کھڑی کر دی گئی تھی۔

میونخ ۹ اپریل۔ جنرل لیوڈنڈرف جو جرمن کے مشہور جرنیل ہیں۔ اور ۱۹۲۳ء میں سیاسیات سے علیحدہ ہوگئے تھے ہٹلر کے ساتھ صلح کر کے پھر سیاسی میدان میں واپس آگئے ہیں۔ ہٹلر نے ان کے احترام میں تمام پبلک عمارتوں کے سجائے جانے کا حکم دیا۔ وزیر جنگ اور کمانڈر انچیف نے ان کے مکان پر پہنچ کر مبارکباد دی۔

دہلی ۱۰ اپریل۔ راجہ غضنفر علی صاحب نے کونسل آف سٹیٹ میں حادثہ کراچی کی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے تحریک التوا پیش کی۔ جو چند ایک تقریروں کے بعد مسترد ہوگئی۔

ام القریٰ حکومت حجاز کا سرکاری اخبار راوی ہے۔ کہ امسال سمندر کے رستہ آنے والے حاجیوں کی تعداد ۳۳۸۹۸ تھی۔

کٹک ۹ اپریل۔ سیٹھ جیرام کلیانی نے اصلاح دیہات کے لئے گاندھی جی کو ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ جس کا سالانہ سود سترہ ہزار روپیہ ہے۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ کونسل آف سٹیٹ میں غیر ملکی گندم اور چاول کی درآمد پر ڈیوٹی لگانے کا بل پاس ہوگیا۔ اس کے بعد ہاؤس نے فیصلہ کیا۔ کہ چائے پر ٹیکس لگائے جانے سے جو روپیہ جمع ہو۔ اسے چائے کے پروپیگنڈا پر صرف کیا جائے۔

لاہور ۱۰ اپریل۔ تعلیمی کانفرنس کا انعقاد سنٹرل ٹریننگ کالج میں ۸ لغایت ۱۲ اپریل ہوگا۔ اس موقعہ تعلیمی نمائش کا بھی انتظام ہوگا۔

دل آزار اور اشتعال انگیز ٹریکٹوں کی ضبطی

لاہور ۱۰ اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایک اردو پوسٹر "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" جو کہ محمد غلام نے اقبال پریس ملتان سے شائع کیا ہے۔
Press Emergency Powers Act 1931
پریس ایکٹ ۱۹۳۱ء اور کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء کے ماتحت بحق ملک معظم جارج پنجم ضبط کر لیا ہے۔ اور تمام کاغذات جن میں اس کا ترجمہ یا نوٹ درج ہو ضبط کر لئے گئے ہیں۔ انہی دفعات کے ماتحت ایک اور پمفلٹ "خاتم نبوت اور منکرین قادیان" جو میر محمد الدین جلال پور جٹاں سے شائع کیا اور جسے ملک فیروز الدین نے کوآپریٹو سٹیم پریس لاہور میں چھاپا۔ بحق ملک معظم ضبط کیا گیا ہے۔

الہ آباد ۱۰ اپریل۔ یوپی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف بحال کر دی جائے۔

کپورتھلہ ۱۰ اپریل۔ مہاراجہ صاحب کپورتھلہ ولایت کو روانہ ہوگئے ہیں۔ آپ فرانس سے ہوتے ہوئے لنڈن پہنچ کر جشن سلور جوبلی میں شریک ہونگے۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ مسٹر شمس الہدیٰ مقدمہ سازش میرٹھ کے سابق اسیر کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ یہ گرفتاری ایک تقریر کی بناء پر عمل میں آئی۔ جو ملزم نے نومبر میں بمقام کلکتہ کی تھی۔

جاپان میں بادشاہ کو خدا کا نمائندہ اور تمام سیاسیات سے بلند و بالا خیال کیا جاتا ہے۔ یورپ کے بعض ممالک سے جمہوریت کے اصول سیکھ کر بعض جاپانی نوجوانوں نے اپنے ملک کے پرانے دستور میں تبدیلی کرانے کی کوشش کی تھی۔ مگر اس پر تمام ملک میں ایک شور مچ گیا ہے۔ اور سب جاپانیوں نے متفقہ طور پر قرار دیا ہے کہ وہ اپنے پرانے دستور کو برقرار رکھیں گے۔ اور اس میں کوئی تبدیلی گوارا نہیں کریں گے۔

بالشویک گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ملک کے سیاسی میدان میں عورتوں کو زیادہ حصہ دیا جائے۔ ان کی سیاسی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ کی جائے۔ اور مزدور عورتوں کے آرام و آسائش کی خاطر زیادہ وسیع انتظامات کئے جائیں۔

بنارس ۹ اپریل۔ ہندو یونیورسٹی کے انجنیئرنگ کالج کے پروفیسروں کی ایک پارٹی جاپان جا رہی ہے۔ تا وہاں کے ورکشاپوں اور کارخانوں کا معائنہ کرے

شام و لبنان میں ان دنوں تمباکو نوشی کے خلاف بہت پروپیگنڈا ہو رہا ہے سگریٹ نوشی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ مجالس اور مساجد میں ترک دخانیات کے حلف اٹھائے جاتے ہیں۔

بمبئی ۱۰ اپریل۔ ڈیموکریٹک سوراجیہ پارٹی کے صدر مسٹر کیلکر نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور ممبران کو مشورہ دیا ہے۔ کہ مسٹر اینے کو آئندہ پریذیڈنٹ مقرر کریں۔

لاہور ۱۰ اپریل۔ پنجاب میں گندم کی فصل کا تیسرا تخمینہ شائع ہوگیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال گذشتہ کی نسبت اس سال رقبہ زیر کاشت ۱۱ فی صدی کم تھا۔ لیکن پیداوار ۱۲ فی صدی زیادہ ہونے کی توقع ہے۔

امرتسر ۱۰ اپریل۔ انگلش بار سونے کا بھاؤ ۳۶/۱۰/- تولہ ہے۔ اور چاندی کا ۶۷/۲/- فی سو تولہ۔ بمبئی میں سونا ۳۵/۱۲/- اور چاندی ۶۸/۱۱/- ہے۔

بمبئی ۱۰ اپریل۔ کل ۴۸ سٹہ بازوں کی گرفتاری کی اطلاع دی گئی تھی۔ آج پولیس نے پھر چھاپہ مارا۔ اور ڈیڑھ صد کے قریب مزید سٹہ بازوں کو گرفتار کر لیا۔ ان کے قبضہ سے پندرہ ہزار روپیہ برآمد ہوا جو پولیس لے گئی۔

لاہور ۹ اپریل۔ صدر کانگرس بابو راجندر پرشاد جو بیمار ہوگئے تھے۔ اب صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اور بعض دوسرے کانگرسی لیڈروں کے ساتھ پنجاب کا دورہ کرنے والے ہیں۔

بمبئی ۹ اپریل۔ لیبر لیڈر مسٹر ویش پانڈے کو پچھلے دنوں سنگاپور سے خارج کیا گیا تھا۔ آپ وہاں سے بمبئی آگئے۔ جہاں آج گرفتار کر لئے گئے۔ گرفتاری کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔

کپورتھلہ ۱۰ اپریل۔ سلطان پور میں اس بڑ کے درخت پر جو گذشتہ محرم کے موقع پر خطرناک فساد کا موجب ہوا تھا۔ پولیس کا زبردست

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی